روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | سوموار ۴ - ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ، ۱۷ احسان ہش ۱۳۷۰ ، ۱۷ جون ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۳۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان لانے والوں کی مدد کریں

"بہت سے ایسے ایمان لانے والے ہونگے جو سچے دل سے توبہ بھی کر چکے ہوں گے لیکن اپنی بہت سی بدیاں ساتھ لے کر آئیں گے۔ جن سے چھٹکارا پانا ان کے بس میں نہیں۔ اگر ان کی طرف توجہ نہ کی گئی۔ اگر (دعوت الی اللہ) کرنے والا ان سے مستقل تعلق رکھ کے ان کی برائیاں دور کرنے میں ان کی مدد نہیں کرتا تو ایسے ہی ہوگا جیسے بعض بچے وبائی امراض کا شکار ہوتے ہیں اور مائیں ان کو جگہ جگہ لئے پھرتی ہیں۔ اتنا نہیں سوچتیں کہ مجالس میں لے کے جائیں گی تو اور بھی بیماریاں پھیلائیں گی۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف انسان کھینچا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ میں فنا ہو جاتا ہے تو اس سے وہ کام صادر ہوتے ہیں، جو خدائی کام کہلاتے ہیں اور اس پر اعلیٰ سے اعلیٰ انوار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ انسانی کمزوری کا تو کچھ بھی ٹھکانا نہیں ہے۔ وہ ایک قدم بھی خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید کے بغیر نہیں چل سکتا۔ میں تو یہاں تک یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اُسے مدد نہ ملے تو وہ رفع حاجت کے بعد ازار بند تک بھی باندھنے کی طاقت نہیں رکھ سکتا۔ طبیبوں نے ایک مرض لکھی ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ انسان جب چھینک لے تو اس کے ساتھ ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۴)

"جو لوگ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اُن کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنے کے یہ معنی نہیں کہ ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ رہے بلکہ خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب سے کام لینا اور اُس کے عطا کردہ قوٰی کو کام میں لگانا۔ پھر نتیجہ کے لئے خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرنا یہی حقیقی راہ ہے اور خدا تعالیٰ کی قدر ہے جو لوگ خداداد قوٰی سے کام نہیں لیتے اور صرف منہ سے کہہ دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہیں وہ جھوٹے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی قدر نہیں کرتے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کو آزماتے ہیں اور اُس کی عطا کردہ قوتوں اور طاقتوں کو لغو قرار دیتے ہیں اور اس طرح پر اس کے حضور شوخی اور گستاخی کرتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۴)

ربوہ: ۱۴ جون۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نماز جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ میں دکاندار احباب کو نمازوں کے اوقات میں دکانیں بند رکھنے کی تلقین فرمائی۔ محترم مولانا نے گذشتہ جمعہ کے خطبہ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ جمعہ انہوں نے دکاندار احباب کو نمازوں کے اوقات میں دکانیں بند رکھنے کی درخواست کی تھی اس پر اچھا ردّ عمل ہوا ہے۔

اسی موضوع کو دہراتے ہوئے مکرم مولانا نے کہا کہ اگر دکاندار احباب نمازوں کے اوقات میں گاہکوں کو سودا نہ دیں تو گاہکوں کو بھی یہ احساس ہو جائے گا کہ وہ نمازوں کے اوقات میں سودا خریدنے نہ جائیں۔ انہوں نے کہا کہ اس مہم کا اگلا حصہ یہی ہے کہ اس تربیت اور

باقی صفحہ ۸ پر

○ مکرم پروفیسر شیخ محبوب عالم خالد صاحب ایم۔ اے ناظر مال (آمد) کی صحت مسلسل دو ماہ سے خراب چلی آرہی ہے آج کل وہ کھانسی، سانس کی تکلیف اور پیچش کی وجہ سے زیادہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے اس مخلص قدیمی خادم سلسلہ کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ محترمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ ہمشیرہ حضرت مولانا محمد یار عارف صاحب مورخہ ۱۳۔ جون ۱۹۹۱ء کو وفات پا گئیں۔ انکی عمر ۸۳ سال تھی موصوفہ چک نمبر ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا کی لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں شامل تھیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ربوہ لایا گیا جہاں ۱۴ جون ۱۹۹۱ء کو بعد از نماز جمعہ بیت الاقصیٰ میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ہزاروں کی تعداد میں اہل ربوہ شامل ہوئے۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ موصوفہ مکرم طاہر عارف صاحب کی پھوپھی تھیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ موصوفہ کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

خدا تعالیٰ تکبر کرنے والوں پر اپنی رفعتوں کے دروازے نہیں کھولتا

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"وہ لوگ جو خدا کے سامنے بڑے بنتے ہیں اور اونچے ہوتے ہیں ان پر کوئی دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ وہی ہیں جو سب سے زیادہ ذلیل اور سب سے زیادہ گرے ہوئے لوگ ہیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن کے اس مضمون کے مطابق اس کا برعکس نقشہ یوں کھینچا کہ خدا کے وہ بندے جو تواضع کرتے ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ کی خبر یہ ہے ..... (اس حدیث کے الفاظ تو عربی میں مجھے اس وقت یاد نہیں یعنی یاد تھے لیکن اس وقت ذہن سے اتر گئے ہیں) کہ خدا کے وہ بندے جو خدا کے حضور تواضع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں ساتویں آسمان پر اٹھا کر لے جاتا ہے اور زنجیر سے لپیٹ کر گویا کہ ان کو آسمان کی

باقی صفحہ ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۷۔ احسان ۱۳۷۰ ہش — ۱۷۔ جون ۱۹۹۱ء

خدا تعالیٰ سے محبّت اور اخلاص — کامیابی کا گُر

ہر شخص کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ جو کام بھی وہ کر رہا ہے۔ یا کرنا چاہتا ہے اس میں اسے کامیابی ہو اور کسی سٹیج پر بھی اسے ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔ اگر خدانخواستہ وہ ناکامی سے دوچار ہو جائے تو اس کا دل ٹوٹ جاتا ہے اور اگرچہ باہمّت لوگ تو اس کام کو دوبارہ اور سہ بارہ شروع کرنے سے نہیں گھبراتے لیکن اگر اتنی ہمت نہ ہو تو بُرا حال ہوتا ہے۔ بعض اوقات تو لوگ خودکشی بھی کر لیتے ہیں۔

کامیابی کے لئے وہ بعض اوقات دوسروں کا سہارا بھی لیتے ہیں۔ مشورہ کرتے ہیں اور مدد بھی مانگتے ہیں۔ اور یہ دونوں باتیں حاصل ہو جائیں تو ان کی خوشی کی انتہا نہیں رہتی۔ انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ اب ضرور کامیابی ہوگی۔ جو لوگ خدا پر ایمان رکھتے ہیں اور خدا کی قدرتوں کا دل سے یقین رکھتے ہیں۔ اور جنہوں نے دعا کے ذریعہ اس کی قدرتوں سے استفادہ بھی کیا ہوتا ہے۔ وہ اپنی تمام کوششیں صرف کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتے ہیں کہ ان کے کام میں۔ طریق کار میں یا استعداد میں جو کمی رہ گئی ہے وہ اپنے خاص فضل سے اسے دُور کر دے۔ اور جب غیبی مدد آتی ہے اور وہ کامیاب ہو جاتے ہیں تو وہ خوش بھی ہوتے ہیں اور ان کے ایمان کو تازگی اور یقینِ محکم بھی حاصل ہوتا ہے۔

خدا تعالیٰ سے مدد حاصل کرنے کیلئے — اپنے طریق کار کو بہتر اور استعداد کو بڑھانے کیلئے۔ شرط یہ ہے کہ انسان پاک دل ہو کر خدا سے التجائیں کرے۔ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے مناسب حال بنائے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ آپ پر ہمیشہ اپنی سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ اور وہ سچّی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے۔ اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں۔ مگر ان کو دیکھنے اور پانے کیلئے محبّت کی آنکھ پیدا کرو۔ اگر سچّی محبّت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سُنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ محبّت اور اخلاص خدا تعالیٰ سے ہو"

ہماری ضرورتوں کو حقیقی طور پر پورا کرنے کا ذریعہ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اخلاص ہے۔ یہی ہمارا طریق کار درست کرتے ہیں۔ اور یہی ہماری استعداد بڑھاتے ہیں۔

یہ چرخِ پیر سرگرداں رہے گا
تلاشِ یار میں سب کچھ سہے گا
سکوتِ لب بھی ہے اس کا مثالی
نہ غیروں کی، نہ اپنی کچھ کہے گا

ابوالاقبال

○

ان سے مل کر جو بچھڑنے کا خیال آتا ہے
دل میں اِک لہر کی مانند ملال آتا ہے

مَیں نہ مل کر بھی کبھی ملنے کی راحت پاؤں
اَے تصوّر! تجھے شائد یہ کمال آتا ہے

مجُھ کو راس آ نہ سکے گی مری راحت طلبی
ہے یہ وہ راہ کہ جس رَہ سے زوال آتا ہے

کوئی انصاف کرے، یا نہ کرے، مجھ کو غرض؟
میرے دل میں تو قیامت کا سوال آتا ہے

اس قدر بھی نہ ہَوا دو، کہ تمنّا مچلے
جب بھی آتا ہے اسی طرح وبال آتا ہے

اپنے ماحول سے کٹ جائیں، تو کس طرح کٹیں
جس طرف جائیں، وہیں حرص کا جال آتا ہے

میری پرواز کی حَد کس نے مقرر کی ہے
مجھ کو اڑتے ہی خلاؤں کا خیال آتا ہے

دیکھنے کو تو حسیں چہرے بہت دیکھے ہیں
تیرے چہرے سے مگر سب پہ جمال آتا ہے

اپنے اجداد کی عزّت سے ہے میرا اعزاز
ورنہ مَیں کیا ہوں، کسے میرا خیال آتا ہے

اپنی پہچان نہ بن پایا نسیم آج تلک
اُس کا نام آتے ہی ہر لب پہ سوال آتا ہے

نسیم سیفی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اللہ تعالیٰ کی رحمتیں آپ پہ نازل ہوں۔ فرماتے ہیں:
"خدا کی رحمتیں انہی پر نازل ہوتی ہیں جو سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی کہتے ہیں کہ اے ہمارے ربّ! ہم تہی دست ہیں۔ پس عمل کرو۔ عمل کرو۔ عمل کرو مگر سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہی سمجھو کہ ہم نے کچھ نہیں کیا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت فضل عمرؓ کے عورتوں پر احسانات

احمدیت کی تاریخ میں "قدرت ثانیہ کے مظہر ثانی" حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی باوقار شخصیت ہر طرح منفرد، ہمہ گیر اور عظیم الشان صفات کا حامل ہے اور یہ عظیم الشان دور ایک ایسے بابرکت وجود کے گرد گھومتا ہے کہ اس جیسے وجود صدیوں کے بعد دنیا کے پردے پر طلوع ہوا کرتے ہیں۔ حضرت فضل عمر کا سنہری دور ایسا عظیم الشان اور خدا تعالیٰ کی نصرتوں سے بھرپور ہے کہ انسان کی روح، اور زبان خدا تعالیٰ کی حمد کے ترانے گانے لگتی ہے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے مارچ ۱۸۸۵ء میں خدا تعالیٰ کے حضور دنیا کو نشان دکھانے کی التجا کی جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو آپ کو رحمت کے نشان کے طور پر ایک فرزند کی خوشخبری دی۔

دراصل قدرت ثانیہ کا دور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء سے شروع ہوتا ہے اور اسی دن سے آسمان پر حضرت فضل عمر مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے کردار کی تعمیر کی ابتدا ہو گئی۔ ایک ایسے انسان کے کردار کی تعمیر جس سے آگے چل کر قوموں کے کردار کی تعمیر کا کام لیا جانا تھا۔

حضرت فضل عمر

حضرت نصرت جہاں بیگم کے بطن سے ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء بروز ہفتہ تولد ہوئے۔ اسی سال ۲۳ مارچ کو حضرت بانیٔ سلسلہ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد ڈالی اور لدھیانہ میں پہلی بیعت لی اور سب سے پہلے یہ شرف حضرت حکیم مولانا نورالدین کو حاصل ہوا۔

آپ کی عمر ابھی نو سال تھی کہ آپ کی خواہش اور تحریک پر ایک انجمن قائم کی گئی۔ مارچ ۱۸۹۸ء میں آپ اس کے صدر بنا دیئے گئے۔ ۱۹۰۰ء میں آپ نے ایک نئی انجمن کی بنیاد رکھی۔ جس کا نام تشحیذ الاذہان تھا۔ ۱۹۰۹ء میں آپ کی ادارت میں رسالہ تشحیذ الاذہان شروع ہوا۔ جنوری ۱۹۰۶ء میں جب نظام الوصیت کے نظم و نسق کو چلانے کے لئے صدر انجمن احمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے مجلس معتمدین کے ارکان میں حضرت فضل عمر کو بطور ممبر مقرر فرمایا۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت بانیٔ سلسلہ کا وصال ہوا۔ تو آپ نے حضور اقدس کے جسد اطہر کے سرہانے کھڑے ہو کر آپ کے مشن کی تکمیل کرنے کا عہد کیا، تاریخ احمدیت گواہ ہے کہ آپ نے کس طرح اس عہد کو نبھانے کے لئے اپنے وجود کے ذرے ذرے کو قربان کر دیا۔

آپ نے ابتدائی تعلیم مدرسہ احمدیہ میں پائی۔ قرآن حدیث اور فقہ کی تعلیم حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب کی خاص تربیت میں حاصل کی۔ آپ کی غیر تسلی بخش دنیوی تعلیم خدا کی منشاء کے مطابق تھی خدا تعالیٰ دنیا کو یہ بتانا چاہتا تھا کہ اس عظیم انسان کو خدا اپنے خاص فضل سے علوم ظاہری و باطنی سے پُر کر دے گا۔

۱۹۱۱ء میں آپ نے مجلس "انصار اللہ" قائم فرمائی۔ ۱۹۱۳ء میں آپ نے "اخبار الفضل" جاری فرمایا۔

۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو آپ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کی حیثیت سے منتخب ہوئے اور اپنی خداداد انتظامی قابلیت کے ذریعہ قدرت ثانیہ کے بابرکت نظام کو تاقیامت بہترین طریق پر چلانے کے لئے نہایت مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر قائم کر دیا۔

حضرت فضل عمر کا ایک اور بے مثال اور درخشندہ تنظیمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے سلسلہ احمدیہ کے قائم کردہ نظام کو غیر معمولی حالات میں شاندار ترقی اور وسعت دی۔ آپ نے ۱۹۱۴ء میں اس وقت سے نظام کے مناسب اصلاح و ترمیم فرما کر مختلف نظارتوں کا نظام قائم فرمایا۔ اور اہم امور میں جماعت سے مشورہ لینے کے طریق کو مستقل بنیادوں پر منظم کرنے کے لئے اپریل ۱۹۲۲ء میں مجلس شوریٰ کی بنیاد رکھی۔

محکمہ قضاء کا قیام حضرت فضل عمر کا ایک ایسا عظیم الشان اور مدبرانہ کارنامہ ہے جس سے سلسلہ کا ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ اور قیمتی وقت ضائع ہونے سے بچ جاتا ہے اور اس سے مالی۔ اخلاقی، تمدنی اور معاشرتی لحاظ سے مفید اور دور رس اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

عورتیں کسی بھی قوم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ حضرت فضل عمر نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ۲۵ دسمبر ۱۹۲۲ء کو ایک تنظیم کی داغ بیل ڈالی۔ جس کا نام آپ نے "لجنہ اماء اللہ" رکھا۔ یہ تنظیم ایک ماہوار تربیتی رسالہ "مصباح" بھی شائع کرتی ہے۔ جو ۱۹۲۶ء سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔

۱۹۳۹ء میں ناصرات الاحمدیہ کے نام سے ایک علیحدہ ذیلی تنظیم تشکیل دی گئی جو کہ چھوٹی بچیوں کی تعلیم و تربیت کرتی ہے۔

جب شدھی کی تحریک نے زور پکڑا تو حضرت فضل عمر میدان میں اتر آئے۔ "صیغہ انسداد ملکانہ" کے نام سے ایک دفتر کھولا۔ دین حق کی تائید میں لٹریچر پھیلایا۔ ملکانہ بچوں کے لئے مدارس کھولے ہسپتال بنوائے، پرانی بیوت الذکر مرمت کیں۔ نئی بیوت الذکر تعمیر کروائیں۔ پبلک جلسوں کے ذریعے آریوں کے پیش کردہ دلائل کی دھجیاں اڑائیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت بعض شر پسند عناصر نے نہایت اشتعال انگیز لٹریچر تصنیف کرنے پر آپ نے ایک پوسٹر شائع فرمایا جس کا عنوان تھا "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے والے کیا اب بھی بیدار نہ ہوں گے"۔ پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ ۱۷ جون ۱۹۲۸ء کو تحفظ ناموس رسولؐ کے لئے جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ کی بنیاد ڈالی۔

خدا کے سلسلوں کے زندہ رہنے اور ترقی کرنے کا واحد ذریعہ دعوت الی اللہ ہے۔ ۱۹۳۴ء میں حضور نے القاء الٰہی سے ایک تحریک کی بنیاد ڈالی جو "تحریک جدید" کے نام سے موسوم ہے۔ جس کے تحت بیرونی دنیا میں دعوت الی اللہ اور جماعت احمدیہ کی تربیت کے لئے وقف جدید کی بنیاد ڈالی۔

نوجوان کسی بھی قوم کے لئے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت فضل عمر نے جماعت کے نوجوانوں کی مؤثر تربیت کے لئے ۳۱ جنوری ۱۹۳۸ء کو ایک تنظیم "خدام الاحمدیہ" کی بنیاد ڈالی۔ اس کے ساتھ ہی بچوں کی تربیت کے لئے "اطفال الاحمدیہ" کی بنیاد رکھی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا یہ لخت جگر علم و معرفت کا دریا، روحانیت کا سمندر فصیح اللسان، بلند پایہ ادیب و شاعر عظیم مصنف، بے بدل مقرر اور لاجواب مؤرخ تھا جس کے نوک قلم سے زندگی کے ہر پہلو پر لعل و جواہر سے بھرپور مضامین نکلے۔

خدائے ذوالجلال نے آپ کو کلام اللہ کے رموز و معانی سمجھنے اور سمجھانے کی ایسی معرفت اور صلاحیت عطا کی تھی جو اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے کلام اللہ کا جو علم دنیا کو پیش کیا وہ تقریباً دو سو سے زائد کتب پر پھیلا ہوا ہے جن میں ...... کبیر ...... صغیر اور دیباچہ ...... القرآن کریم سرفہرست ہیں۔

اس بطل جلیل کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے دکھی انسانیت کی ہر بار مدد کی۔ سوال چاہے مقدس مقامات کی حفاظت کا ہوتا یا مسئلہ فلسطین میں یہودیوں کی ناپاک سازشوں کو بے نقاب کرنے کا یا وطن عزیز کے لئے قربانی کا آپ کی قیادت میں جماعت احمدیہ نے ہمیشہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

تحریک پاکستان روز اول سے جن جن مراحل سے گذری ہے یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس بارہ میں اگر حضرت فضل عمر کی مدبرانہ قیادت میسر نہ ہوتی تو آج دنیا کا نقشہ کچھ اور ہوتا۔

۱۹۴۴ء میں آپ نے فرزند موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ ۱۹۵۴ء میں آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ اس کے بعد حضور کی صحت برابر گرتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ وہ المناک گھڑی آ پہنچی جب آپ تقدیر الٰہی کے تحت اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔ یہ ۸ اور ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب تھی۔

جس زمانہ میں اس اولوالعزم بچے نے ہوش سنبھالا اس وقت مختلف مذاہب کے منادوں نے اپنے مذاہب کے غالب آنے کے بلند بانگ دعاوی سے آسمان سر پر اٹھا رکھا تھا۔ ان حالات میں حضرت فضل عمر نے حق کو آشکار کر کے روئے زمین کو ہلا ڈالنے کا عزم کیا یہ کسی معمولی انسان کا عزم نہ تھا اس کے پیچھے "موعود و اولوالعزمی" کار فرما تھی۔

اس عظیم انسان کے درخشندہ کارناموں نے ہوا کا رخ بدل کر ایک عالم کو پھیر کر رکھ دیا۔ ایسا کیوں نہ ہوتا اسے یقین کامل تھا کہ "میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی مقدر ہے"۔

کئی خطرناک طوفان اٹھے لیکن اس آسمانی قائد نے کسی کی پرواہ نہ کی بلکہ ایک ماہر ناخدا کی طرح احمدیت کی ناؤ آگے ہی آگے بڑھاتا چلا گیا۔

اس بابرکت وجود کا ہر سانس دین حق کی خدمت کے لئے وقف ہو چکا تھا۔ اس کو ہر وقت خدا تعالیٰ کی نصرت پر یقین کامل تھا۔ وہ اپنے وجود کے ذرے ذرے کو قربان کر کے ایک خدائی جماعت

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات ــــــــ نون ۔ سین

معلوماتِ عامہ

دیہات، قصبے اور شہر اور اب عظیم شہر۔ کہتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں ۳۳ ایسے شہر ہیں جن کو عظیم شہر کا نام دیا جانا مناسب ہے۔ ان ۳۳ شہروں میں سے کراچی کا نمبر ۲۲ واں ہے اس کی آبادی اس وقت ۷۳ لاکھ ہے۔ سب سے پہلے نمبر پر ٹوکیو، یوکوہاما ہے جس کی آبادی ۲ کروڑ ۸۷ لاکھ ہے اور اس کے بعد میکسیکو شہر کو عظیم شہر کا درجہ دیا جاتا ہے اس کی آبادی ایک کروڑ چورانوے لاکھ ہے اور اس کے بعد نیویارک کا نمبر آتا ہے جس کی آبادی ایک کروڑ ۷۱ لاکھ ہے اس فہرست میں جو اسلامی شہر شامل کئے جاتے ہیں وہ قاہرہ، اس کا تیرھواں نمبر ہے اور جس کی آبادی ایک کروڑ ۱۰ لاکھ ہے جاکرتا جس کا ۲۶ واں نمبر ہے اور آبادی ۹۹ لاکھ ہے۔ تہران جس کا نمبر ۲۰ واں ہے اور آبادی ۸۱ لاکھ ہے اور اس کے بعد استنبول جس کا ۲۵ واں نمبر ہے اور آبادی ۶۵ لاکھ۔ ہانگ کانگ کو ۳۳ واں شہر قرار دیا جاتا ہے۔ اس کی آبادی اکیاون لاکھ ستر ہزار۔

یہ اعداد و شمار حال ہی میں اقوام متحدہ کی پاپولیشن کرائسس کمیٹی نے جمع کئے ہیں اس صدی کے دوسرے نصف میں شہری آبادی میں جو اضافہ ہوا ہے کہتے ہیں کہ اس کے دو عناصر ہیں ایک تو یہ کہ ترقی پذیر ممالک میں شہری اور دیہاتی آبادیوں کا تبادلہ ہوا ہے اور دیہات سے لوگ نکل کر شہروں میں آئے ہیں۔ اس بات کے نتیجہ میں اس صدی کے آخیر تک دنیا کی نصف آبادی شہروں میں زندگی بسر کر رہی ہوگی۔ ایسے شہر جن کی آبادی ۵۰ لاکھ سے اوپر ہے انہیں عظیم شہر کا نام دیا گیا ہے انگریزی میں اسے میگا سٹی MEGA CITY کہیں گے

۱۹۵۰ء میں میکسیکو ہی صرف ایک ایسا ترقی پذیر دنیا میں ملک تھا جسے عظیم شہر کہا جا سکتا تھا۔ اب یہ پیشگوئی کی جا رہی ہے کہ چند ہی سالوں میں ترقی پذیر ممالک کے شہروں کی آبادی صنعتی ممالک کے شہروں کی آبادی سے دوگنا ہو جائے گی۔ ۳۰ سال کے عرصے میں افریقہ کی شہری آبادی شمالی امریکہ کی آبادی سے تین گنا ہو جائے گی۔ اس رپورٹ میں جو اقوام متحدہ نے جاری کی ہے کہا گیا ہے کہ شہری آبادی کے بڑھنے سے کئی قسم کے مایوسانہ خیالات پیدا ہوئے ہیں جب کوئی شہر بہت بڑا ہو جاتا ہے تو اس کا اندرونی نظام ڈھیلا پڑ جاتا ہے خاص طور پر ترقی پذیر ممالک میں حقیقت یہ ہے کہ ان کے مسائل اتنے زیادہ ہو جاتے ہیں کہ ان پر قابو پانا بڑھتے ہوئے شہر کے لئے عام طور پر ممکن نہیں ہوتا۔ شہر کے ارد گرد غرباء کی بستیاں بسنی شروع ہو جاتی ہیں اور وہاں پر گاؤں کے لوگ آکر رہائش پذیر ہو جاتے ہیں حالانکہ ان کا انتظام شہر کی انتظامیہ کو ہی کرنا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ان بڑی آبادیوں میں بیرونی حصے ایسے ہوتے ہیں جو کسی نظام یا سکیم کے بغیر آباد ہو جاتے ہیں۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن اپنے اس تجربہ کا اظہار کرتی ہے کہ گاؤں کے لوگوں کا شہر میں آ جانا ایک نہایت مثبت اقدام ہے اور انسانی ماحولیات کو بہتر بنانے کا ایک بہت اچھا ذریعہ۔ ساری دنیا میں اس وقت ۲۰۰ شہر ایسے ہیں جو صحت کے متعلق پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کر رہے ہیں۔ اور اس طرح گاؤں سے آنے والے لوگوں کو بھی یہ اسی طرح سہولتیں مہیا کر رہے ہیں جس طرح دیگر شہریوں کو۔ ان میں آہستہ آہستہ سیاسی شعور بھی بڑھتا ہے۔ اور دوسروں کے ساتھ شراکت کرتے ہوئے کام کرنے کا جذبہ بھی اور یہی وہ بات ہے جو صحت اور ماحولیات کے مسائل کو بہتر طریق پر حل کر سکتی ہے۔

جنوبی افریقہ میں بھوک ہڑتال

گذشتہ روز جنوبی افریقہ کی حکومت نے آٹھ ایسے سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جن کے متعلق یہ خطرہ تھا کہ بھوک ہڑتال کی وجہ سے ان کی صحت حد سے زیادہ خراب ہو جائے گی۔ انہیں بھوک ہڑتال کرتے ہوئے ۲۳ دن ہو گئے تھے۔ اس سے پہلے ایک اور ایسے ہی قیدی کو رہا کیا گیا تھا کہتے ہیں کہ ان سب کی رہائی میں افریقن نیشنل کانگریس کا احتجاج اور بھوک سے ان قیدیوں کی جسمانی حالت باعث بنے۔ انسانی حقوق کے کمیشن نے کہا ہے کہ ۳۷ قیدی بھوک ہڑتال پر ہیں۔ آغاز میں ان کی تعداد ۳۰۰ تھی۔ اب ان ۳۷ قیدیوں میں سے ۲۰ کو گرتی ہوئی صحت کے پیشِ نظر ہسپتال میں داخل کروا دیا گیا ہے۔ اس سیاسی بھوک ہڑتال کی وجہ سے اس کانفرنس کی طرف سے لوگ غافل ہو گئے جو صدر فریڈرک آئے کلارک نے اس لئے بلائی تھی کہ سیاہ فام گروہوں کا آپس میں تشدد آمیز رویہ روکا جا سکے۔ اہمیت تو اس کانفرنس کی زیادہ تھی لیکن جب جب بعض سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی۔ اور ان کی صحتِ جسمانی تدریجاً گرتی چلی گئی تو حکومت کو اس بات کا خطرہ پیدا ہوا کہ جس تشدد کو وہ روکنے کی کوشش کر رہے ہیں ان لوگوں کی ہلاکت سے اس میں اور بھی اضافہ ہو جائے گا۔ افریقن نیشنل کانگریس اور اس جیسی دیگر سیاسی پارٹیوں نے جن میں افریقن کانگریس بھی شامل ہے صدر ڈی کلارک کی بلائی گئی کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ ان کا یہ خیال تھا کہ یہ صرف اشک شوئی ہے اس سے کوئی مفید نتائج حاصل نہیں کئے جا سکتے۔ اگر وہ اس تشدد کو روکنا چاہتی ہے تو حکومت کا فرض ہے کہ وہ سیاسی قیدیوں کو رہا کرے اور اسی طرح نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف جو مطالبات کئے گئے ہیں ان کو تسلیم کرے۔ ان قیدیوں کو رہا کروانے کے لئے افریقن نیشنل کانگریس کو ایک ہفتہ سے بھی زیادہ دنوں کے لئے احتجاجی مظاہرے کرنے پڑے۔ ان مظاہروں میں ان قیدیوں کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا گیا تھا اور یہ اظہارِ ہمدردی حکومت کے مفادات پر زد لگا سکتا تھا۔ اس لئے صدر ڈی کلارک نے ان مظاہروں سے تنگ آکر بالآخر یوں کہہ لیجئے ان سے سبق سیکھتے ہوئے ۹ سیاسی قیدیوں کو جو بھوک ہڑتال کر رہے تھے، آزاد کر دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ پہلے وہاں دو پارٹیاں تھیں یعنی سیاہ فام اور سفید فام۔ اب یہ پارٹیاں تعداد میں دو سے بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے کہ سفید فام ایک طرف اور دوسری طرف کئی سفید فام گروہ جو آپس میں لڑ جھگڑ رہے ہیں۔ خیال تو یہ تھا کہ افریقن نیشنل کانگریس ہر قسم کی آزادی حاصل کرنے کے لئے تگ و دو کر کے سب سے آگے رہے گی لیکن بعض گروہوں نے افریقن نیشنل کانگریس کے ساتھ منافشات شروع کر دیئے اور لوگوں کے لڑائی جھگڑے میں کئی سو افراد ہلاک ہو گئے۔ اس طرح حالات قابو سے باہر ہوتے جا رہے تھے۔ صدر ڈی کلارک نے ان حالات کو قابو میں لانے کے لئے ایک کانفرنس بلانے کا فیصلہ کیا تھا لیکن جب سیاسی قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر دی تو اس کانفرنس کی اہمیت ان قیدیوں کی زندگی کی اہمیت سے بہت کم تر ہو کر رہ گئی۔

برطانیہ میں نسلی امتیاز

کچھ عرصہ سے انگلستان کے بعض علاقوں میں نسلی امتیاز کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں نہ صرف سیاہ فام اور سفید فام لوگوں کے آپس میں لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں بلکہ بعض اوقات نوبت قتل و غارت تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ گذشتہ روز دو سیاہ فام سفید فام لوگوں کے ہاتھوں مارے گئے۔ اس سلسلے میں جذبات بھڑک اٹھے۔ اور نسلی امتیاز برتنے والوں اور ان کے مخالف لوگوں کی آپس میں تو تو میں میں شروع ہو گئی۔ برٹش نیشنل پارٹی نے جلوس نکالا اور راستے میں انہیں نسلی امتیاز کی مخالفت کرنے والے مظاہرین بھی مل گئے۔ ان دونوں گروہوں کی آپس میں لڑائی ہوئی۔ اور کئی لوگ زخمی ہو گئے۔ پولیس نے اس موقع پر چھ افراد کو گرفتار کیا۔ اگرچہ ہوم سیکرٹری سے یہ اپیل کی گئی تھی کہ برٹش نیشنل پارٹی کے جلوس پر پابندی لگائی جائے۔ لیکن ہوم سیکرٹری نے صرف اتنا کیا کہ ان کا راستہ بدل دیا اور انہیں کہا کہ وہ ٹیمز میڈ جہاں دو سیاہ فام قتل ہو گئے تھے کی طرف نہ جائیں۔ مقصد یہ تھا کہ اس علاقے سے دور رہیں۔ تاکہ جذبات مزید نہ بھڑک اٹھیں اور مزید لوگ نقصان اٹھانے سے بچ جائیں۔ جیسا کہ بی۔ این پی نے جلوس نکالا اسی طرح ان کی مخالف پارٹی نے اس بات کا اہتمام کیا کہ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر ادھر ادھر گھومیں۔ ان لوگوں کو اس بات کی پریشانی ہے کہ اب نسلی امتیاز کا رجحان بڑھ رہا ہے اور اس سے اقلیتوں کو نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے۔ بی۔ این۔ پی اس بات کی مخالفت کر رہی ہے کہ سیاہ فام اور ایشیائی لوگوں کو برطانیہ میں داخلی

باقی صـ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان — مولوی بشیر احمد قمر

مکرمہ امۃ الحفیظ قمر صاحبہ

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ آپ کی نافع الناس زندگی میں برکت بخشے اور زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت کرنے کی توفیق بخشتا چلا جائے۔ ہم سب کا انجام بخیر ہو اور کام کے ساتھ ہمیں بھی قبول فرمائے۔

آپ کا منظوم کلام یہاں موجود ہے۔ "قدم قدم منزل" کے پنجابی کلام سے بھی محظوظ ہوتا رہتا ہوں۔ اور بہت ہی پیارا لگتا ہے۔ الفضل تو آگے پیچھے آتا رہتا ہے کبھی اپریل کا پہلے آ گیا اور مارچ کا بعد میں۔ بہرحال حالات کا علم ہوتا رہتا ہے۔ مولانا عبدالعزیز صاحب کے نام آتا ہے۔ جو آجکل یوگنڈا چلے گئے ہیں میرا نام بشیر احمد قمر ہے۔ اُن کی جگہ آجکل یہاں کام کرتا ہوں۔

محترم بھائی جان منسلکہ خط اگر مناسب اصلاح کے ساتھ اپنے روزنامہ میں اشاعت کی اجازت فرما دیں تو مشکور ہوں گا۔ یوں میرا حق تو کوئی نہیں۔ آپ کی تحریرات سے تو سبق سیکھتا رہتا ہوں۔ اگر ازراہِ کرم عملی میدان میں کام آنے والی نصیحت اپنے ہاتھ سے لکھ دیں تو مشکور ہوں گا۔

تمام کارکنان روزنامہ الفضل کو سلام۔ اللہ نے چاہا پھر ملیں گے۔

اللہ حافظ — خاکسار

بشیر احمد قمر مربی انچارج فجی

پیارے آقا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ جو لوگوں کے حسن و احسان کا شکر ادا نہیں کرتا تو وہ خدا تعالیٰ کا جو محسن حقیقی ہے اس کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتا۔ گویا خدا تعالیٰ سے شکر گزار بندے کی یہ بھی ایک علامت ہے کہ وہ خدا کے بندوں کا شکر گزار ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو شکر گزار بندے بنائے۔

۱۵ مارچ ۱۹۹۱ء کو میری نہایت ہی صابرہ۔ شاکرہ۔ قانعہ۔ قانتہ، ہمدرد نیکی میں تعاون کرنے والی اور بہت سی خوبیاں رکھنے والی بیوی جن کا نام امۃ الحفیظ تھا۔ اپنے پیچھے تین بیٹے۔ چار بیٹیاں (جن میں سے دو بیٹے اور تین بیٹیاں شادی شدہ ہیں۔) دو پوتے دو پوتیاں۔ ایک نواسہ اور ایک نواسی اور خاکسار کو اداس چھوڑ کر اپنے حقیقی اور اصلی وطن کو اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق چلی گئیں۔

افسوس کہ اس آخری وقت میں ہم میں سے کوئی بھی ان کے پاس نہ تھا۔ وہ اولاد بہن، بھائیوں سے دور حافظ آباد کے قریب ایک گاؤں میں مجھ سے تعلق رکھنے والے ایک خاندان کی شادی میں میری نمائندگی کرنے گئی ہوئی تھیں۔ وہاں دل کا حملہ ہوا۔ آخری وقت میں دن اور وقت کا پوچھا بتایا گیا کہ جمعہ ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ انہوں نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور کہا۔ اللہ میں یہاں آ کر ان کی خوشی میں پریشانی کا موجب ہوئی ہوں۔ مجھے معاف فرما دے۔ اور ان سے بھی معذرت کی۔ اور آخری سانس لے کر دنیا سے منہ موڑ لیا۔

ان کے پانچ بچے پاکستان میں اور دو بیرون پاکستان میں تھے۔ اس بکھرے ہوئے خاندان کے لئے یہ غیر متوقع واقعہ بہت عظیم سانحہ تھا۔ لیکن اس موقعہ پر پیارے آقا حضرت امام جماعت الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاکسار اور خاکسار کے بچوں اور خاندان سے ایسی شفقت۔ پیار۔ ہمدردی، دلجوئی فرمائی اور دعائیں دیں جو ہمارے دکھی دلوں کے لئے سہارا کا موجب ہوئیں۔ حضور انور نے ازراہِ شفقت عزیزم نصیر احمد قمر کو ربوہ بھجوایا جو مئی ۱۹۸۴ء سے ماں سے جدا تھا۔ تا وہ اپنی والدہ کی آخری زیارت اور میری نمائندگی کر سکے۔ مجھ سے تعزیت فرمائی۔ بار بار تسلی کے خطوط لکھے۔ اسکے علاوہ حضور انور نے میرے چھوٹے بیٹے عزیزم مظفر احمد صاحب قمر اور بیٹیوں کو تسلی کا خط لکھا۔

مکرم امیر صاحب مقامی ربوہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب، وکیل اعلیٰ صاحب، وکالت تبشیر۔ خاندان مبارکہ کے افراد نے بار بار خاکسار کے غریب خانہ پر آ کر میرے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اہالیان ربوہ۔ اہل محلہ اور پڑوسیوں نے ہر طرح تعاون کیا۔ میرے بچوں اور خاندان کے افراد سے پیار و ہمدردی کا سلوک کیا۔ تسلیاں دیں۔

پاکستان کے علاوہ دنیا کے مختلف ممالک سے دوستوں، رشتہ داروں اور احباب جماعت کی طرف سے جوں جوں ان کو علم ہوتا ہے۔ کثرت سے خطوط۔ ٹیلیفون اور ٹیلی گرام

۴

۵

مجھے اور میرے بچوں کو ملے اور مل رہے ہیں یہ اس روحانی برادری کا ایک حسین نمونہ ہے۔ جسکے متعلق حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ وہ ایک جسم کی طرح ہوتے ہیں کہ جب جسم کا کوئی بھی حصہ تکلیف محسوس کرتا ہے۔ تو سارا جسم بے چین اور بے آرام رہتا ہے۔ ایسے غم کے موقعہ پر خاکسار ایسے، بے حقیقت، گمنام اور ناچیز کو احباب جماعت اور دوستوں نے یاد کر کے، ہمارے غم میں شریک ہو کر ازدیاد ایمان کا موجب بنے۔ اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے۔ کہ یہ برادری قیامت تک اپنی صفات حسنہ کے ساتھ پھلتی پھولتی اور بڑھتی رہے۔

خاکسار روزنامہ الفضل کی وساطت سے دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس الٰہی ہمدردی کا بدلہ اپنی رضا کی صورت میں دے ان کی نیک تمناؤں اور دعاؤں کو قبول فرمائے

جزائر فجی کی جماعتوں اور افراد نے حسب حالات و توفیق خطوط، ٹیلی فون اور ذاتی طور پر مل کر اظہار ہمدردی فرمائی۔ احمدی ڈاکٹروں نے میری صحت کا بہت خیال رکھا۔

قارئین کرام سے ان سب کیلئے درخواست دعا ہے۔ اور وفات یافتہ کی بخشش اور بلندی درجات کے لئے بھی درخواست دعا ہے۔ اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ ہر قسم کے ابتلاؤں سے بچا کر نیکیوں میں ترقی کرنے اور اُن کے لئے صدقہ جاریہ بننے کی توفیق بخشے۔ اور ہمارے سکون قلب کے سامان فرمائے۔

محترم میاں محمد ابراہیم صاحب بی۔اے

احمدی مستورات کا علمی معیار

قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر نے اپنے دور کے ابتدائی ایام میں ہی احمدی مستورات کی تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ انتظام فرما دیا تھا۔ ہونہار بچیوں اور خواتین کے ایک گروہ کو خود قرآن کریم پڑھانا شروع فرمایا اور عربی اور دینیات کی تعلیم کے لئے دیگر اساتذہ کرام کا تقرر فرمایا۔ اس منتخب جماعت میں حضور کے حرم اور بعض صاحبزادیاں بھی شامل تھیں۔ اس سے عورتوں میں بیداری پیدا ہو گئی اور علم کی روشنی نے ماحول کو منور کر دیا۔

لجنہ اماء اللہ کی تاسیس ہوئی اور عورتوں نے دھیمے دھیمے مردوں کے ساتھ ساتھ اپنی مخصوص ذمہ داریاں ادا کرنا شروع کر دیں۔ بچیوں کو علم حاصل کرنے کا خاص شوق پیدا ہو گیا۔ اور آہستہ آہستہ وہ تحصیلِ علم کے میدان میں مردوں کو پیچھے چھوڑ گئیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے قادیان میں خواندہ بچیوں کی تعداد سو فیصدی ہو گئی اور یہ ایسا امتیاز تھا جو دوسروں سے منفرد تھا۔ عورتوں میں سو فیصدی خواندگی اور کسی جگہ نہ تھی۔ اس کا اعتراف اُس زمانہ کے مسلم اور غیر مسلم حلقوں میں مسرت اور حیرانگی سے ہوتا رہا۔ علی گڑھ کے اربابِ حل و عقد تک قادیان کو اس لحاظ سے ایک مثالی قصبہ قرار دیتے رہے۔

لجنہ کا فعال دور آیا جب حضرت سیدہ اُمّ متین صاحبہ صدر منتخب ہوئیں تو جماعت میں تعلیم کا شوق عام ہو گیا۔ انہیں خود تعلیم حاصل کرنے کا جس قدر شوق تھا، اسی ذوق و شوق سے انہوں نے اپنی توجہ اور صلاحیت کو مستورات کی فلاح و بہبود کے لئے وقف کر دیا۔ مستورات کے کالج کا ربوہ میں قیام عمل میں آیا۔ مسز شاہ کی خدمات حاصل کی گئیں اور ان کی سرگرمی اور حضرت سیدہ ممدوحہ کی نگرانی اور سرپرستی میں احمدی بچیوں کے جوہر اجاگر ہوتے گئے اور کالج نے ملک بھر میں خاص مقام حاصل کر لیا۔ یہ سب کچھ اس لگن اور محنت کا ثمرہ تھا جو حضور کی توجہ اور حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کے ایثار اور بچیوں کو علم کے زیور سے آراستہ کرنے کے جذبہ اور مساعی کا نتیجہ تھا۔ سکولوں اور کالجوں کے قومی تحویل میں لئے جانے تک جس قدر شہرت اور نیک نامی تعلیمی اعتبار سے ربوہ اور احمدی بچیوں نے حاصل کی وہ جماعت کے لئے باعثِ عزّ و شرف ہے۔ طالبات نے کالج اور لجنہ کے طفیل نصابی پہلو سے ہی نہیں بلکہ دینی لحاظ سے بھی قابلِ تحسین مقام بنا لیا۔ تحریر و تقریر میں مہارتِ تامہ حاصل کی۔ علم و ادب، شعر و شاعری اور دیگر علمی ضروریات کو پورا کرنے کی اہلیت پیدا کر لی۔

مستورات میں بحیثیت صدر حضرت سیدہ امّ متین صاحبہ کا وجود باجود تو سرگرمِ عمل تھا ہی، ربوہ کی تعلیم و تربیت میں ان کی دستِ راست سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ نے بھی مسلسل سالہا سال کی ذاتی کاوش سے خاموش لیکن ٹھوس کام کیا۔ خاندان کی علم دوستی اور تعلیمی تگ و دو کا مجھے

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صالحہ قانتہ۔ فلاڈلفیا۔ امریکہ

باہمی محبت

دین حق ایک بہت اعلیٰ مذہب ہے۔ اس میں ہر سوال کا جواب موجود ہے خود خدا تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ:۔

(ترجمہ) "تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کا احسان جو اس نے تم پر کیا ہے یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے" (آل عمران: ۱۰۴)

ہماری جماعت میں ہر قسم کے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ رنگ میں فرق ہے۔ نسل میں فرق ہے۔ زبان میں فرق ہے۔ کھانے پینے کی عادات میں فرق ہے۔ ماحول جس میں ان لوگوں نے پرورش پائی ہے اس میں فرق ہے۔ لیکن جب خدا تعالیٰ نے ہم میں محبت پیدا کر دی تو اس محبت اور خلوص کو دوام بخشنے کے لئے ہم سب کو خلوص سے کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ کچھ اصول ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے بھی تو بتائے ہیں مثلاً

(۱) ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں برابر کا شریک ہونا چاہیئے۔ بالکل اسی طرح جس طرح جسم کے کسی ایک حصہ میں درد ہو تو سارا جسم درد محسوس کرتا ہے کہ مبتلائے درد کوئی عضو ہو۔ روتی ہے آنکھ

(۲) دوست کے انتخاب میں ایک بات ضرور یاد رکھیں کہ دوست ہمیشہ اچھا بنائیں جو نیک اثر ڈالے۔ جب کسی سے تعلق پیدا کریں تو پھر اس پر ٹرسٹ (TRUST) کریں۔ دوسرے لوگوں سے نہ پوچھتے پھریں کہ فلاں شخص کیسا ہے؟ مبادا آپ کسی ایسے شخص سے پوچھ بیٹھیں جو اس کے متعلق اچھی رائے نہ رکھتا ہو اور اسطرح آپکی دوستی ٹوٹ جائے۔

(۳) خدا تعالیٰ کی نظر میں بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کے ساتھ اچھا سلوک کرے ایک دوسرے کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے لئے تو اس قدر احکامات ہیں کہ جیسے یہ باہمی تعلقات کی بنیاد ہوں۔ مثلاً بڑوں کی عزت، احترام، چھوٹوں سے شفقت۔ والدین کی فرمانبرداری اور ان سے دھیمی آواز میں بولنا۔ تکبر، غرور نہ کرنا۔ دوسرے کو حقیر نہ سمجھنا اور اس کی عزتِ نفس کا خیال رکھنا۔ دوسروں کی غلطیوں اور قصوروں کو معاف کرنا۔ یہاں ایک بہت اچھی مثال یاد آئی۔ ایک دفعہ ایک غلام اپنے مالک کو وضو کروا رہا تھا کہ اس سے برتن گر کر ٹوٹ گیا جس پر مالک نے بڑے غصے سے اس کی طرف دیکھا جس پر اس غلام نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی (ترجمہ) "وہ غصہ کو پی جانے والے ہیں"۔ اس پر مالک نے کہا کہ میں نے غصہ پی لیا۔ اس پر غلام نے اس آیت کا اگلا حصہ پڑھا کہ "وہ لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں"۔ اس پر مالک نے کہا کہ میں نے تمہیں معاف کیا۔ اس پر غلام نے اس آیت کا آخری حصہ بھی پڑھ دیا کہ "اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے"۔ چنانچہ مالک نے کہا جاؤ میں نے تمہیں آزاد کیا۔

(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ "تحفے دیا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے"۔ ساتھ ہی حضور نے یہ بھی فرمایا کہ دوسرے کے لئے وہی چیز پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو مگر عموماً دستور یہ ہے کہ کوئی اچھا سوٹ ہاتھ آگیا جس کا رنگ پسند نہیں تو وہ کسی فرینڈ کو تھما دیا۔ نیز ہمیشہ اپنے اترے ہوئے کپڑے ہی نہ دیں بلکہ جیسے توفیق ہو وہ نئے کپڑے بھی دے۔

(۵) ایک حدیث ہے کہ خدا تعالیٰ جیسے اخلاق پیدا کرو۔ خدا تعالیٰ کے اخلاق میں ایک خلق سخاوت بھی ہے۔ چیز دیتے ہوئے دل کھلا رکھیں اور چہرہ پر مسکراہٹ ہو۔ یہ بھی فرمان ہے کہ نادار یتامیٰ۔ بیوگان، مساکین، مسافر اور ان سفید پوش لوگوں کا بھی خیال رکھیں جو لپٹ کر نہیں مانگتے۔ نیز اپنے عزیز رشتہ داروں کی ضروریات کا بھی خیال رکھیں کیونکہ CHARITY BEGINS AT HOME یعنی سخاوت پہلے گھر سے شروع ہوتی ہے۔ بعض لوگ اپنے رشتہ داروں سے تو رواداری نہیں برتتے مگر باہر دوستیاں نہایت پختہ بنائی ہوتی ہیں۔ ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔

(۶) اپنی نیت ہمیشہ درست رکھیں جو بوؤ گے وہی کاٹو گے۔ غیبت نہ کریں۔ کسی نوع سے کسی کو دکھ نہ دیں۔ خدا تعالیٰ کی ایک صفت رحیم بھی ہے حدیث میں آتا ہے کہ جو بندوں پر رحم نہیں کرتا خدا بھی اس پر رحم نہیں کرتا۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

یہ وہ اخلاق ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے ذریعہ سے ہمیں ملے اگر ہم ان پر کاربند ہوں تو ہمارے درمیان یقیناً محبت بڑھے گی۔

(۷) دعا کے لئے کہنا اچھی بات ہے مگر آج کل ایک خرابی یہ بھی ہے کہ لوگ یونہی دعا کے لیے کہتے پھرتے ہیں گویا کہ وہ اپنے آپ کو حقیر سمجھتے ہیں اور دوسرے کی عزت افزائی کرنا چاہتے ہیں کہ بسا اوقات یہ سب معاملہ سطحی ہوتا ہے اور ذرہ بھر بھی حقیقت نہیں ہوتی نہ انکو دعا کی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی کوئی INTEREST اس لئے اس رسمی عادت کو ختم کریں۔ دعا کے لئے اگر کسی کو کہنا ہی ہے تو صرف اس سے کہیں جس سے کوئی ذاتی تعلق ہے اور ذاتی تعلق کی ایک کہانی ملاحظہ ہو:۔

ایک مرتبہ ایک بزرگ کے پاس کوئی شخص آیا کہ میری زمین کی رجسٹری گم ہو گئی آپ دعا کریں کہ وہ مل جائے۔ انہوں نے کہا کہ حلوہ کھلاؤ۔ اس شخص کو یہ مطالبہ ناگوار گذرا اور بادلِ ناخواستہ وہ بازار گیا۔ حلوائی کی دکان سے حلوہ خریدنے لگا تو حلوائی نے کچھ کاغذات حلوہ ڈالنے کے لئے اٹھائے تو اس شخص نے کہا کہ یہ تو میری زمین کی رجسٹری ہے۔ چنانچہ اس نے حلوائی کو زیادہ حلوہ دینے کو کہا اور ان بزرگ کی خدمت میں پیش کیا اور کہا کہ رجسٹری مل گئی ہے بزرگ نے فرمایا میاں اسی لئے تو حلوہ کے لئے کہا تھا۔

اس واقعہ سے یہ پتہ چلتا ہے کہ جس کو دعا کے لئے کہیں اسکی کوئی خدمت بھی کریں۔ صاحب حیثیت لوگ نذرانہ دیں۔ یا کسی اور رنگ میں تحفہ وغیرہ دے کر ذاتی تعلق پیدا کریں۔ اس سے محبت بڑھتی ہے اور دل سے دعا نکلتی ہے۔ بعض دفعہ یوں بھی ہوتا ہے کہ جب پریشانی ہوتی ہے تو دوسروں کو دعا کے لئے کہتے ہیں اور جب حالات درست ہو جاتے ہیں تو پھر دعا کرنے والے کو مطلع نہیں کرتے یہ طریق درست نہیں۔ اس ضمن میں حضرت مولانا نورالدین صاحب کا ایک واقعہ ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ آج رات میری بیوی ولادت کے سلسلہ میں سخت تکلیف میں ہے۔ حضور دعا فرمائیں۔ رات بارہ ایک بجے بچے کی پیدائش ہو گئی مگر اس شخص نے اطلاع نہ دی۔ صبح کی نماز میں حضور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ بچے کی پیدائش ہو گئی تھی جس پر حضور نے فرمایا کہ مجھے بھی بتا دیتے میں تو ساری رات دعا کرتا رہا۔

(۸) صحبتِ صالحین یعنی بزرگوں کے پاس بیٹھنا بہت ضروری ہے اس سے اپنی تربیت بھی ہوتی ہے اور علم بھی بڑھتا ہے۔ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنے اردگرد ایسے بزرگ تلاش کریں انہیں اپنے ہاں بلائیں اور انکی نیک نصائح اور تجربات سے فائدہ اٹھائیں۔

(۹) تیمارداری بھی ایک احسن خلق ہے تیمارداری کا ایک طریق یہ ہے کہ جب کسی بیمار کے ہاں جائیں تو اسکے ماتھے یا ہاتھوں پر ہاتھ رکھیں اسکا حال پوچھیں اور کچھ تحفہ بھی دیں۔

(۱۰) دوسروں کی برائیوں سے خدا کی پناہ مانگیں۔

نفس کو مارو کہ اس جیسا کوئی دشمن نہیں
چپکے چپکے کرتا ہے پیدا وہ سامانِ دمار

ایک اور موقعہ پر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو تمہیں چاہیئے کہ تم ایسی قوم بنو جسکی نسبت آیا ہے کہ .... وہ ایسی قوم ہے کہ ان کا ہم جلیس اور انکے ساتھ ملنے جلنے والا بدبخت نہیں ہوتا اور انکی نیکی اور ہمدردی سے محروم نہیں رہتا"۔

الغرض آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے اور امامِ وقت کی ہر آواز پر صدقِ دل سے لبیک کہنے ہی میں خیر ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان باتوں پر عمل کی بھرپور توفیق عطا فرمائے۔

(ماہنامہ مصباح مارچ ۱۹۹۰ء)

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
اعمال کے باغ کی سرسبزی پاکیزگی قلب سے ہوتی ہے .... وہی بامراد ہوگا جو کہ اپنے قلب کو پاکیزہ کرتا ہے۔

جبوب مفیدِ اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام — ۱۵/- روپے
۶۰ گرام — ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا:۔ مکرمہ والدہ صاحبہ ڈاکٹر رشید احمد صاحب سابق مقیم سویڈن فالج کے حملہ کے باعث راولپنڈی میں زیر علاج ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔

○ مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب (کاٹھگڑھی) مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کان اور ناک میں سخت درد ہے۔ نیز ان کا بھتیجا عزیزہ عبدالمقیت حفیظ کئی دنوں سے اسہال کی بیماری میں مبتلا ہے۔

○ مکرم مرزا محمد اقبال صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خوشدامن صاحبہ کا الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں اپریشن ہوا ہے۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال:۔ مکرم مرزا ظفر احمد صاحب ابن مکرم مرزا منظور احمد صاحب آف قادیان مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۹۱ء بروز بدھ بعمر ۷۵ سال کراچی میں دل کے عارضہ سے وفات پا گئے۔ اُن کا جنازہ مورخہ ۳۰ مئی کو ربوہ لایا گیا جہاں نماز جنازہ مکرم مرزا لطف الرحمان صاحب مینیجر نصرت آرٹ پریس ربوہ نے پڑھائی اور اُنہوں نے ہی عام قبرستان ربوہ میں تدفین کے بعد دعا کروائی۔

○ محترمہ شمیم صغریٰ صاحبہ اہلیہ چوہدری عزیز احمد صاحب سیکشن آفیسر حکومت پاکستان مورخہ ۹ جون ۱۹۹۱ء کو تین یوم کی مختصر علالت کے بعد اسلام آباد میں وفات پا گئیں ان کی عمر ستر سال تھی۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ جنازہ ۱۰ جون کو ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی اسکے بعد ان کی تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی۔

○ محترم پیر عبدالرحیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ میلسی ضلع وہاڑی (ملتان) ۳۰ مئی ۱۹۹۱ء (بروز جمعرات) انتقال کر گئے۔ آپ کی عمر وفات کے وقت اٹھتر برس تھی۔ آپ حضرت پیر منظور الحق صاحب سابق خزانچی صدر انجمن احمدیہ قادیان/ربوہ کے بیٹے اور حضرت پیر منشی احمد جان صاحب لدھیانہ والے کے پڑپوتے تھے۔

احباب ان سب کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

اعلان ولادت: مکرم لیفٹیننٹ ناصر احمد صاحب معتمد خدام الاحمدیہ ضلع کراچی کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۹۱ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "انتصار احمد" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد صادق صاحب اکاؤنٹنٹ وکالت تبشیر تحریک جدید کا پوتا اور ملک محمد شریف صاحب آف راولپنڈی کا نواسہ ہے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

بلندی پر نہیں بلکہ ساتویں آسمان کی بلندی تک پہنچایا جاتا ہے پس قرآن کریم نے فرمایا ...... جو تکبر کرتا ہے اس پر رفعتوں کے دروازے نہیں کھولے جاتے یہ الفاظ ہیں ...... کہ جب بھی خدا کا کوئی بندہ تواضع کرتا ہے یعنی جھکتا ہے گرتا ہے۔ اس کے حضور عاجزی اختیار کرتا ہے ...... اس کو خدا ساتویں آسمان کی بلندی تک اٹھا لے جاتا ہے۔ تو ہر بلندی کے لئے ایک عجز کا مقام ہے۔ اس بات کو آپ اچھی طرح یاد رکھیں یعنی یہاں بلندی سے مراد ظاہری بلندیاں نہیں ہیں۔ ہر انسان کے لئے اس کی خلقت میں کچھ بلندی پانے کی استطاعت موجود ہے۔ اور ہر انسان کا آسمان الگ الگ آسمان ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ نے مختلف نبیوں کو معراج کی رات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مختلف آسمانوں پر دکھایا ہے۔ ان سے خدا نے کوئی ناانصافی نہیں فرمائی۔ ہر شخص کی بلندی کی ایک استطاعت ہے اور اس بلندی تک وہ بلند ہو سکتا ہے۔ چنانچہ (حضرت فضل عمر کے بارے میں) اس مضمون کو یوں بیان فرمایا گیا کہ

"وہ اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

یعنی خدا تعالیٰ نے اس کو جتنی صلاحیتیں بخشی ہیں اس کا وہ آخری نقطہ جو آسمان پر مقدر ہے وہاں تک رسائی پا جائے گا۔ یعنی وہ اپنی قوتوں کو ضائع نہیں کرے گا۔ اور اپنی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائے گا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو توفیق بخشے گا کہ جو رفعتیں اس کے لئے مقدر تھیں وہ ان کو حاصل کر لے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۶ اپریل ۱۹۹۰ء)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

کو تیار کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ وہ شکست، ناکامی، مایوسی، خوف و ناممکن جیسے الفاظ سے ناواقف تھا۔ وہ حق و صداقت کا علم ہاتھ میں لے کر نکلا تھا اور اسی علم کو بلند کرنے کی قسم کھائی تھی۔ وہ خدا کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا عزم صمیم رکھتا تھا۔ اور اس مقصد کے لئے اس نے کل عالم کے انسانوں کو پکارا کہ اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو ...... اس زور سے اس نوبت کو بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔

وہ انسان فی الحقیقت ایک خدا نما وجود تھا۔ اس کی جنبش لب سے تقدیر کی تاریں ہلتی تھیں اور فضا کاہر ارتعاش عشقِ الٰہی کا نغمہ سنتا تھا۔ وہ "نور آیا ہے نور" کا حقیقی مصداق تھا۔ اس کی ذات بابرکت کو نور ایمانی سے منور کر دیا گیا تھا۔ وہ ایسا مقرب الٰہی وجود تھا جس کے متعلق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں کہ:۔

"اس کی زبان اور اس کی حرکات و سکنات میں ایک برکت رکھ دی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت اور ہمت اس کو عطا کی جاتی ہے اور شرح صدر کا ایک اعلیٰ مقام اس کو عنایت کیا جاتا ہے ... اور ہر ایک نفسانی تاریکی بکلی اس سے دور کر کے اس کی جگہ ربانی اخلاق کا نور بھر دیا جاتا ہے تب وہ بکلی مبدل ہو کر ایک نئی پیدائش کا پیرایہ پہن لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ ٹھہرتا ہے اور اس کا غضب خدا تعالیٰ کا غضب اور اس کا رحم خدا تعالیٰ کا رحم ہو جاتا ہے اور اس درجہ میں اس کی دعائیں بطور اصطفا کے منظور ہوتی ہیں نہ بطور ابتلاء کے اور زمین پر حجۃ اللہ اور امان اللہ ہوتا ہے اور آسمان پر اس کے وجود سے خوشی کی جاتی ہے۔"

(آئینہ کمالات صفحہ ۲۰۷)

اللہ تعالیٰ اس وجود اقدس پر ہزاروں ہزار رحمتیں اور برکتیں نازل فرمائے۔

(ماخوذ از مصباح فروری ۔ مارچ ۱۹۸۹ء)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

ہونے کی اجازت دی جائے وہ یہ بھی مطالبہ کر رہی ہے کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں انہیں زبردستی یہاں سے نکالا جائے اور اپنے اپنے ملک واپس بھیجا جائے۔

بی۔ این۔ پی نہ صرف انگلستان میں اپنے پروگراموں پر عمل کر رہی ہے بلکہ یورپ کے دیگر علاقوں میں بھی جہاں جہاں نسل پرستی کا رجحان ہے۔ ان کے ساتھ قریبی تعلق رکھتی ہے۔ خاص طور پر فرانس بلجیئم اور جرمنی میں۔

برطانیہ میں حال ہی میں ایک مسلم مقبرہ کی بے حرمتی کی گئی تھی۔ قبروں کو کھود کر لاشوں کو نکالنے کی کوشش کی گئی تھی۔ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ لوگ جنہیں پہلے صرف غنڈے سمجھا جاتا تھا۔ بی این پی کے ممبر ہیں۔ جب خلیج کا تنازعہ چل رہا تھا تو لندن میں بہت سی مساجد پر حملے کئے گئے تھے۔ اگرچہ نسلی امتیاز کا رجحان انگلستان میں کم کم ہے لیکن اس کا پیدا ہونا اور تدریجاً بڑھتے چلے جانا سب لوگوں کے لئے تشویش کا باعث ہے برطانیہ میں بھی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو دنیا بھر کے لوگوں کے ساتھ مل جل کر رہنا چاہتے ہیں اور ان لوگوں کا اپنے ملک میں آنا انہیں کسی طرح بھی ناگوار نہیں ہے لیکن بہرحال جب ایک نیا رجحان شروع ہو جاتا ہے اور وہ رجحان پنپنے لگتا ہے اور اسے منظم طریق پر سامنے لایا جاتا ہے تو پریشانی بڑھتی ہے۔ خدا کرے کہ نہ صرف برطانیہ میں بلکہ ساری دنیا میں۔ ساری دنیا کے لوگ ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر رہنا سیکھیں۔ ہر شخص اپنا حق لے اور دوسروں کا حق دے۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

ذاتی طور پر بھی ایک عرصہ تک ان کی تعلیم و تعلّم سے وابستہ رہنے کی وجہ سے مشاہدہ حاصل ہے اور آج ہی مصباح (جولائی ۱۹۸۵ء) کا رسالہ دیکھ کر جس میں سیدہ امۃ القدوس صاحبہ کی نظم "اپنے آقا کی یاد میں" حسب سابق ان کے مخصوص اور مؤثر انداز میں کہی گئی۔ پڑھ کر خیال آ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ کی اولاد در اولاد کو علمی لحاظ سے بھی کس قدر بلند و بالا مقام عطا فرمایا ہے کہ ان کے شہکار پڑھ کر جماعت کے علمی معیار اور دینی افکار کا اندازہ کر کے روحانی لذت حاصل ہوتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

اخباری خبر کے مطابق اقلیتی رکن قومی اسمبلی جے سالک نے کہا کہ قائد اعظم محمد علی جناحؒ قوم پرست تھے اور وہ کسی بھی مذہب کی حکومت کو قائم نہیں کرنا چاہتے تھے۔ جے سالک نے کہا کہ قائد اعظم کی تقریریں اور ممتاز دولتانہ کے بیانات اس بات کا ثبوت ہیں کہ تحریک پاکستان کے رہنما تمام مذاہب کو برابر کے حقوق دینا چاہتے تھے۔ اقلیتی رکن نے کہا کہ پاکستان میں پہلے اقلیتوں کے خلاف تعصب نہیں تھا اور بہت سے اقلیتی ارکان اہم حیثیتوں پر فائز رہے لیکن اب ایک ہی مذہب پر زور دینے کی وجہ سے اب پاکستان میں کوئی بھی جنرل یا سیکرٹری اقلیتوں سے تعلق نہیں رکھتا اور اقلیتیں اب پاکستان میں اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھنے لگی ہیں۔

سالک نے کہا کہ اس وقت اسمبلی کے ۲۰۷ ارکان صرف ایک مذہب کے نمائندے ہیں انہیں پوری قوم کا نمائندہ نہیں کہا جا سکتا۔ پاکستان میں صرف بھٹو مرحوم کی اسمبلی نے پانچ سال پورے کئے ہیں۔ کیونکہ وہ پورے پاکستان کی نمائندہ تھی۔ اس اسمبلی کے تمام ارکان کو اقلیتوں نے بھی براہ راست منتخب کیا تھا۔

انہوں نے کہا کہ ۱۹۸۵ء اور ۱۹۸۸ء کی اسمبلیاں جداگانہ انتخابات کے تحت منتخب ہوئیں اور اسی وجہ سے اپنی مدت پوری نہ کر سکیں کیونکہ انہیں ملک بھر کے عوام کا اعتماد حاصل نہ تھا اور آج کی اسمبلی بھی اپنا کورم تک نہیں پورا کر سکتی۔ جے سالک نے کہا کہ اقلیتی ووٹر بہت غریب ہیں اور اسکے باوجود ان کا حلقہ پورے پاکستان پر مشتمل ہے جو کہ ظلم کے مترادف ہے اور اسلام بھی ظلم کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے کہا کہ ہم تو اپنے پورے حلقے کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتے کیونکہ حلقہ اتنا بڑا ہے اور وسائل محدود ہیں۔

بقیہ: صا سے آگے

تلقین کا رخ گھروں کی طرف موڑا جائے۔ مولانا نے کہا کہ حقیقی جدوجہد جس کی خاطر دنیا میں انسان کو بھیجا گیا ہے وہ عبادت کا قیام ہے لیکن اس مقصد کو پس پشت ڈالتے ہوئے ناسمجھ انسان

ص

ان باتوں کی زیادہ فکر کرتا ہے جو اس کی آنکھیں بند ہوتے ہی اس سے جدا ہو جاتی ہیں۔ دنیاوی مال و دولت روپیہ پیسہ انسان کی موت کے اگلے ہی لمحے اس سے جدا ہو جاتا ہے اور اس کے ورثاء ۲۴ گھنٹے بھی فوت ہونے والے کو گھر رکھنے پر تیار نہیں ہوتے۔ اور وہ اعمال اور عبادات جو اگلے جہان بھی اس کے ساتھ جائیں گے۔ ان کے لئے یہ انسان وقت ہی نکال نہیں پاتا۔ مولانا نے کہا کہ ایسی ہی باتیں ہیں جن کی وجہ سے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بازاروں کو ناپسندیدہ جگہیں قرار دیا ہے۔ مولانا نے کہا کہ بازاروں کو دین کا رنگ دینا ضروری ہے۔ اور اس ضمن میں ابتلاؤں سے بچنا ضروری ہے۔ تاکہ ہم خدا کے وفادار ثابت ہوں اور دنیا کے کیڑے نہ بنیں۔

ملکی خبریں

○ قومی اسمبلی میں حزب اقتدار کے تیرہ اراکین نے اسمبلی کو بوگس قرار دینے کے متعلق محترمہ بے نظیر بھٹو کے بیان کے خلاف تحریک استحقاق پیش کر دی ہے۔ تاہم چونکہ قائد حزب اختلاف ایوان میں موجود نہیں تھیں اس لئے اس پر بحث سوموار تک ملتوی کر دی گئی۔

○ صوبہ سرحد میں باجوڑ ایجنسی میں کئی مقامات پر بم کے دھماکے ہوئے جن سے ۶ افراد ہلاک اور ۴ زخمی ہو گئے۔

○ قومی اسمبلی میں مطالبہ کیا گیا کہ خفیہ ایجنسیوں کے لئے مختص رقم کا قومی اسمبلی میں اعلان کیا جائے

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا ہے کہ ڈاکے قتل اور اغوا برائے تاوان کی وارداتوں میں سیاستدان ملوث ہیں۔ انہوں نے کہا کہ گھوٹکی کا حادثہ تخریب کاری اور سیاسی سازش کا نتیجہ ہے۔ پیپلز پارٹی کے کارکن نہیں لیڈر یہ کھیل کھیل رہے ہیں۔

○ ملک معراج خالد، خورشید محمود قصوری اور سید احمد سعید کرمانی نے ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ جمہوریت کا مستقبل تاریک ہونے سے بچانے کے لئے متناسب نمائندگی کا نظام اپنانا ضروری ہے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ہم مسلم لیگ کی لیڈر شپ اور پرے مسلط نہیں ہونے دیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے لئے امریکی امداد معطل کر دی گئی ہے۔ امریکی ایوان نمائندگان نے ۱۴۱ کے مقابلے میں ۲۴۲ اراکین کی بھاری اکثریت سے امداد کی معطلی کے حق میں ووٹ دیا۔ بھارت کو کہا گیا ہے کہ جب تک بھارت ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری بند نہیں کرتا اس کی امداد معطل رہے گی۔ اس کے علاوہ جوہری اسلحہ کا پھیلاؤ روکنے کے لئے بھارت کو ہتھیار فراہم نہیں کئے جائیں گے۔

○ مکہ معظمہ سے جاری ہونے والے سرکاری اعلان کے تحت اس سال ۲۱ جون کو حج اکبر ہوگا۔

○ روسی ماہرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ پاکستان دس ایٹم بم آسانی سے تیار کر سکتا ہے۔

○ سینیٹ کے چیئرمین مسٹر وسیم سجاد نے امریکی نائب صدر مسٹر ڈان کوائل اور امریکی سینیٹ کی خارجہ تعلقات کمیٹی کے ممبروں سے ملاقات کی۔

○ پاکستان کی امداد بحال کرنے کے بارے میں صدر بش کی کوشش ناکام ہو گئی ہے ری پبلیکن پارٹی نے اس سلسلے میں جو قرارداد پیش کی ہے وہ ۱۵۱ کے مقابلے میں ۲۵۲ ووٹوں سے ناکام ہو گئی

○ بھارتی انتخابات میں شدید خون ریزی ہو رہی ہے۔ پولنگ کے دوسرے مرحلے میں بہار میں ۱۲ افراد ہلاک ہو گئے۔ کئی مقامات پر بیلٹ بکس توڑ دیئے گئے

○ افغان مجاہدین کے کمانڈروں کے ایک اجلاس میں امریکی نمائندے اور قونصل کی آمد پر بطور احتجاج کمانڈروں نے واک آؤٹ کر دیا۔

○ مقبوضہ فلسطینی علاقے میں اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے حملہ کیا۔ مغربی کنارے کے شہر الخلیل میں فلسطینیوں اور اسرائیلی فوجیوں کے درمیان جھڑپیں ہوئیں۔

لاہور میں عید کے موقعہ پر قربانی کرنیوالے احباب

توجہ فرمائیں

لاہور کے دوستوں کی سہولت کیلئے عید کے موقعہ پر بکرے اور چھترے حاصل کرنے کا فوری انتظام کیا گیا ہے۔ ● وزن کے حساب سے قیمت ● عید کے موقعہ پر قیمتوں میں اضافہ سے نجات ● گھر پہنچانے کی خصوصی سہولت

بکنگ شروع ہو گئی ہے۔ پریشانی سے بچنے کے لئے فوری رجوع کریں۔

احمد شیپ فارم

چک نمبر ۳۳ جنوبی ۔ سرگودھا

رابطہ: G - 74 کمرشل زون، ڈیفنس سوسائٹی لاہور چھاؤنی

فون نمبر: ۸۹۲۲۵۲-۸۹۲۲۵۳

TRAVELING TO LONDON

TROUBLE FREE ARRANGEMENTS, GROUP TRAVEL FACILITIES, AND INDIVIDUAL CARE.

WE DON'T CLAIM! WE HAVE DONE IT BEFORE WE ARE DOING IT AGAIN.

FOR DETAILS & BOOKING

CONTACT: MR. LATIF-UR-REHMAN BY 30th JUNE 91.

ROOMI TRAVELS (PVT.) LIMITED 6,7, HOTEL MID EAST, DR. DAUD POTA ROAD, CANTT STATION KARACHI 75530

PHONES: 515161 - 515209 - 521377 - 529624

IATA — GOVT. LICENCE NO. 1329